سلسلہ مطبوعات-17

تبدیلی نظام کا
ولی اللہی نظریہ

مولانا عبد الخالق آزاد رائےپوری مدظلہ

سلسلہ مطبوعات-17

تبدیلی نظام کا ولی اللّٰہی نظریہ

www.rahimia.org

مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہ

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

فہرست

☆حرفِ اول
☆تبدیلی نظام کا ولی اللہی نظریہ
☆شاہ صاحب کا سماجی تجزیہ
☆ فک کل نظام کا اصولی تصور
☆ جسمانی نظام اس اصول کی روشنی میں
☆خاندانی نظام اس اصول کی روشنی میں
☆ملکی نظام اور نظریہ فک کل نظام
☆اصولی تصور کی ضروری وضاحت
☆چند اہم سوالات کے جوابات
☆مذکورہ نظریہ کی مسلمہ افادیت
☆شاہ صاحب کے اس اصول کی عالمگیریت
☆حوالہ جات

www.rahimia.org

حرفِ اول

یہ کس قدر بڑی خوشی قسمتی ہے کہ مسلمانوں کے زوال کے ابتدائی دور میں برعظیم پاک و ہند میں ایک عظیم ہستی شاہ ولی اللہ دھلوی کے نام سے پیدا ہوئی۔ شاہ صاحب اپنے دور کے ایسے مفکر اور عالم ربانی ہیں کہ جنھوں نے قوم کے اجتماعی اداروں کا انتہائی غور و فکر اور معروضی زاویہ نظر سے گہرا مطالعہ کیا۔ اور قومی اجتماعی زندگی میں پیدا ہونے والے بگاڑ کو خوب سمجھا اور معلوم کیا۔ اور یہ واضح کیا کہ ہم نے اپنی دینی فکر اور نظریہ پر جو سیاسی اور معاشی نظام کسی زمانہ میں عملی طور پر ترتیب دیا تھا اور جو کبھی ہمارے قومی اور ملی مفادات کے تحفظ کا ضامن تھا۔ اب وہ مقتدر طبقات کی عیاشیوں اور حکمرانوں کے ظلم و استحصال کی بدولت فرسودہ ہو چکا ہے اس میں انتہائی درجہ کا فساد آ چکا ہے، جس نظام میں اغیار بھی اطمینان و سکون کی نیند سوتے تھے۔ آج وہ ہمارے اطمینان و سکون تک کو تہ و بالا کیے ہوئے ہے ماضی میں جس نظام کی حیثیت مثالی تھی، عدل و انصاف کا دور دورہ تھا ظلم و ستم کا نام و نشان تک نہ تھا، آج وہ مراعات یافتہ طبقات کی وجہ سے تنزل کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے۔

شاہ صاحب نے اپنے اس گہرے مطالعہ کی روشنی میں یہ بھی محسوس کیا کہ نظام کا یہ بگاڑ اب اس آخری درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ جسے محض اصلاحی تدابیر کے زریعے درست کرنا ممکن نہیں رہا ہے، محض وعظ و اصلاح کی بیساکھیوں کے سہارے اس نظام کی اصلاح کی کوشش وقت کا ضیاع ہے اور یہ اصول سمجھایا کہ جس وقت حالات یہ رخ اختیار کر جائیں، تو پھر اس فرسودہ اور ظالمانہ

www.rahimia.org

نظام کو توڑ دینا' وقت کی اہم ترین ضرورت بن جاتی ہے' ایسے حالات میں اس کا باقی رکھنا قوم اور ملت کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ آپ نے اپنی کتابوں میں جا بجا اس اصول کو مختلف انداز میں واضح کیا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ '' فک کل نظام'' (نظام کا مکمل خاتمہ) کے بغیر قوم اپنے لئے بہتر اور عمدہ نظام زندگی تشکیل نہیں دے سکتی۔ عادلانہ نظام کو قائم کرنے کے لئے ظالمانہ نظام کا خاتمہ بہر صورت ضروری امر ہے۔ اور یہ ہماری روزمرہ کی زندگی میں مشاہداتی اصول بھی ہے کہ فرسودہ اور نقصان دہ عمارت کو گرائے بغیر نئی اور بہترین عمارت نہیں بنائی جا سکتی' انہی بنیادوں پر عمدہ عمارت بنانے کے لئے بوسیدہ عمارت کا گرانا ازبس ضروری ہوتا ہے۔

آمدہ صفحات میں امام شاہ ولی اللہ کے تبدیلی نظام کے نظریہ کی وضاحت کی گئی ہے جو '' فک کل نظام'' کے نام سے علمی حلقوں میں جانا پہچانا جاتا ہے۔

(مولف)

www.rahimia.org

تبدیلی نظام کا ولی اللہی نظریہ

انسانیت کی اجتماعی زندگی کو اپنی بہترین شکل پر قائم رکھنے کے لئے امت کے مفکرین اور مدبرین کے پیش نظر ہر دور میں ایک نصب العین رہا ہے ان کی تمام تر جدوجہد کا مقصد اس ارفع واعلیٰ نصب العین کو حاصل کر لینا ہوتا ہے۔

اسلامی ہندوستان کے عظیم مفکر و مدبر امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے بھی اپنے دور میں انسانی زندگی کا انتہائی قریب سے معروضی مطالعہ کیا ہے اور اس میں پیدا شدہ بگاڑ کا انتہائی دل سوزی سے جائزہ لے کر ایک نصب العین متعین فرمایا اور پھر اس نصب العین کے حصول کے لئے ایک ایسی تحریک کی بنیاد رکھی جو اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی اپنے نصب العین کی وجہ سے ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسانی سماج کی بہتری کے لئے جس دور میں بھی کسی مفکر و مدبر نے کوئی کوشش کی تو اس کی راہ میں ہمیشہ روایتی قسم کی رکاوٹیں پیدا کی جاتی رہیں۔ اس کا سبب ایک مخصوص ذہنیت رکھنے والا طبقہ رہا ہے جو اپنے مفادات پر زد پڑتے دیکھ کر روایت پرستی کا سہارا لیتا ہے اور نصب العین کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ہر مفکر و مدبر کی نظر جہاں اس پر ہوتی ہے کہ انسانی سماج کے فطری ارتقاء کو برقرار رکھنے کے لئے وہ کون سے ایسے ٹھوس اصول وضوابط ہیں جن کی روشنی میں انسانیت کے لئے ایک بہترین معاشرہ کا قیام ممکن ہو سکے وہاں اس کا زاویہ نگاہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بہترین معاشرے کی تشکیل میں کونسی ایسی رکاوٹیں حائل ہیں جن کو دور

www.rahimia.org

کیے بغیر انسانی سماج ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ اس طرح وہ اپنے مقصد کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اس سلسلے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے بھی جدوجہد کرتا ہے تاکہ انسانی اجتماع اپنے فطری انداز میں ترقی کے مدارج طے کر سکے۔

شاہ صاحب کا سماجی تجزیہ:۔ آیئے! دیکھیں! کس طرح امام شاہ ولی اللہ انسان کی اجتماعی زندگی کا معروضی مطالعہ فرماتے ہیں؟ شاہ صاحب نے امت کے نبض شناس کی حیثیت سے انسانی سماج کا انتہائی قریب سے بڑا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ اس مطالعے کے دوران ان پر جس حقیقت کا انکشاف ہوا اس کا اظہار انہوں نے ''حجتہ اللہ البالغہ'' میں کچھ اس انداز سے کیا ہے۔ ''اگر کسی قوم میں تمدن کی مسلسل ترقی جاری رہے تو اس کی صنعت وحرفت اعلیٰ کمال پر پہنچ جاتی ہے لیکن اگر حکمران جماعت آرام وآسائش اور زینت وتفاخر کی زندگی کو اپنا شعار بنالے تو اس کا بوجھ قوم کے کاریگر طبقات پر اتنا بڑھ جاتا ہے کہ سوسائٹی کا اکثر حصہ حیوانوں جیسی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ انسانیت کے اجتماعی اخلاق اس وقت برباد ہو جاتے ہیں' جب کسی جبر سے ان کو اقتصادی تنگی پر مجبور کر دیا جائے اس وقت وہ گدھوں اور بیلوں کی طرح صرف روٹی کمانے کے لئے کام کریں گے۔ جب انسانیت پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ انسانیت کو اس سے نجات دلانے کیلئے کوئی راستہ الہام کرتا ہے یعنی ضروری ہے کہ قدرت الہیہ ......انقلاب...... کا سامان پیدا کر کے قوم کے سر سے اس ناجائز حکومت کا بوجھ اتار دے'' (۱)

شاہ صاحب نے اپنے اس تجزیے میں چند چیزوں کی واضح نشاندہی کی ہے۔

الف۔ انسانیت کی تمدنی زندگی میں بتدریج ترقی ایک فطری امر ہے جسے ہر حال میں جاری رہنا چاہیے تاکہ صنعت وحرفت اپنے اعلیٰ کمال کو پہنچ کر انسانیت کے لئے امن وسکون کی ضمانت بن سکے۔

ب۔ انسانیت کا یہ فطری ارتقاء اس وقت رک جاتا ہے جب انسانی سماج طبقات کا شکار ہو جائے۔

www.rahimia.org

ج۔ یہ طبقات حکمران جماعت کے ظلم وجبر اور اس کی تعیش پسند ذہنیت کی بدولت وجود پذیر ہوتے ہیں

د۔ طبقات کے پیدا ہو جانے سے محنت کش طبقہ باوجود اپنی اکثریت کے حیوانوں جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ہ۔ اقتصادی تنگی کے نتیجے میں انسانیت اپنے اخلاق اجتماعیہ سے عاری ہو جاتی ہے۔ محنت کش طبقہ ان حالات میں سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

و۔ جب انسانیت پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ''انقلاب'' کے راستے کا الہام فرماتے ہیں تاکہ انسانیت اس سے نجات حاصل کر سکے۔

ز۔ انقلاب لانے والے بھی یہی انسان ہوتے ہیں کوئی مافوق البشر نہیں ہوتی۔

ح۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ انقلابیوں کا ساتھ دیتے ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شاہ صاحب کے نزدیک انسانی اجتماع کے فطری ارتقاء میں سب سے بڑی رکاوٹ افراد انسانیت کے درمیان عدم مساوات کی صورت میں معاشی واقتصادی بحران کا پیدا ہو جانا ہے۔ اور اس بحران کا ذمہ دار وہ نظام حکومت ہے جس کو تعیش پسند حکمران طبقہ اپنی خواہشات نفسانی کے مطابق چلاتا ہے۔

''فک کل نظام'' کا اصولی تصور:۔ امام شاہ ولی اللہ دھلوی نے اپنے اس ٹھوس سائنسی تجزیے کی روشنی میں دو پروگرام طے کئے ہیں ایک یہ کہ انسانی سماج کے ارتقاء کیلئے ارتفاقات (یعنی معاشی خوشحالی) پر مشتمل ایک ارفع واعلیٰ نظریہ اور نصب العین متعین کیا جس کی بنیاد پر ایک بہترین نظام عدل وانصاف قائم کیا جائے تاکہ معاشرے کا فطری ارتقاء اپنی بہترین شکل میں جاری رکھا جا سکے۔ اور دوسرے اس بات کی نشان دہی کی کہ چونکہ انسانیت کی فطری ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ عیاش حکمران کا قائم کردہ فاسد نظام ہے اس لئے جب تک اس کے

www.rahimia.org

تار و پود نہیں بکھیرے جاتے اس وقت تک انسانیت کے لئے کسی بہترین پروگرام پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے اس تناظر میں شاہ صاحب نے نظام کے مکمل خاتمے (فک کل نظام) کا اصولی تصور پیش فرمایا۔ اور اپنی کتابوں میں مختلف پیرائیہ بیان میں اس اصولی تصور کی تفصیل و تشریح فرمائی ہے۔

جسمانی نظام اس اصول کی روشنی میں:۔ نظام کیا ہے؟ نامی کتابچے میں ہم نے آپ کے سامنے انسانی سماج میں پائے جانے والے نظاموں کے ایک تسلسل کا تذکرہ کیا تھا شاہ صاحب نے ہر ایک نظام کے خراب ہو جانے پر (فک کل نظام) کے اصولی تصور کو بڑے واضح انداز میں بیان کیا ہے چنانچہ انسان کے جسمانی نظام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

''وہ انسانی جسمانی نظام جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اپنے مادی تقاضوں کی مناسبت سے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نوع انسانی کے مثالی اور کامل انسان سے مشابہت اور مناسبت اختیار کرے پس میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک تم نوع انسانی کے بنیادی تقاضوں کے مطابق ان مقاصد و اہداف کو اختیار نہیں کر لیتے جن کی وجہ سے اس نظام کو قائم کیا گیا ہے ''وفک ھذا النظام علی فوتھا'' ان مقاصد و اہداف کے فوت ہونے کی صورت میں اس نظام کو توڑ دیا جائے گا'' (۲)

شاہ صاحب نے یہاں یہ واضح کر دیا ہے کہ انسانی نظام کے قائم کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ ایک مثالی اور بہترین انسان بنے اور نوع انسانی کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرے لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو ایسا نظام انسانی توڑ دیئے جانے کے قابل ہے۔ اس نے بالآخر ختم ہونا ہے نظام انسانی کو غلط مقاصد پر چلانے کی سزا اسے ضرور مل کر رہے گی۔

اس اصول کی روشنی میں خاندانی نظام:۔ اسی طرح خاندانی نظام کا معاملہ ہے کہ جب

www.rahimia.org

میاں بیوی کے درمیان جھگڑا اور فساد پیدا ہو جائے اور جس مقصد کے لئے یہ باہمی ربط و تعلق پر مبنی نظام قائم کیا گیا تھا پورا نہ ہو بلکہ الٹا مزید نقصانات کا اندیشہ ہو تو گویا اب نظام خانگی خراب اور فاسد ہو چکا ہے ان حالات میں شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

''**فالحکم فک الربط** ''(میاں بیوی کے درمیان) اس ربط و تعلق کو ختم کرنے کا فیصلہ کر دیا جائے گا'' (۳)

اسطرح خاندانی نظام کی اس بوسیدہ اور فاسد عمارت کو ختم کر کے میاں بیوی میں سے ہر ایک کو آزاد کر دیا جائے تا کہ وہ اپنی ضروریات اور سوچ وفکر کے مطابق نیا خانگی نظام قائم کرنے کی فکر کریں اور اپنے طبعی اور فطری تقاضوں کو زیادہ بہتر طریقے سے پورا کر کے امن وسکون کی زندگی بسر کریں۔

ملکی نظام اور نظریہ فک کل نظام:۔ اب آیئے! ملکی اور قومی نظام حکومت کی طرف اس سلسلہ میں تو شاہ صاحب نے نہایت تفصیل کے ساتھ اپنے اس تصور کو واضح کیا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ نظام کو چلانے والے عیاش حکمرانوں کی تعیش پسندی کی وجہ سے پورا نظام خراب ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ حکمران طبقات اپنی عیش وعشرت کے لئے لوگوں پر طرح طرح کے ٹیکسوں کی بھرمار کر دیتے ہیں جس کا اثر غریب لوگوں پر زیادہ پڑتا ہے اس طرح معاشرے میں طبقات پیدا ہو جاتے ہیں اور پھر ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ دولت وسرمایہ کی ہوس کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل پڑتا ہے۔ مقتدر طبقات کی غلط کاریوں کی وجہ سے پورے معاشرے میں ایک ناسور پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس سے پورے سماج کی چولیں ہل کر رہ جاتی ہیں اور عوام ایک مصیبت کے عالم میں گرفتار ہو جاتے ہیں شریف شہریوں کے لئے اپنی عزت بچانا محال

www.rahimia.org

ہو جاتا ہے کوئی غنڈہ اور بدمعاش کسی وقت بھی جان، مال اور عزت لوٹ کر لے جاتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا مجرم دندناتے پھرتے ہیں کسی کی مجال نہیں کہ انہیں ترچھی نظروں سے دیکھ سکے اسلئے کہ وہ حکمرانوں کے ''بندے'' ہیں ان کے نورِ نظر ہیں اس طرح وہاں کی سیاست اور معیشت ہی خراب نہیں ہوتی بلکہ مذہب کو بھی پس پشت ڈال کر اسے ختم کرنے کی سازشیں کی جاتی ہیں مذہب کی من مانی تشریح کی جاتی ہے اور یوں مفادات کی سیاست اور ظالمانہ نظام معیشت کے ساتھ ساتھ اپنے مطلب کا ''مذہب'' بھی وجود میں آ جاتا ہے۔

جب کسی سماج کی یہ حالت ہو جائے اور اس کا نظام حکومت اس درجہ خراب ہو جائے تو ایسے نظام کا مکمل خاتمہ وقت کی پکار ہوتا ہے ایسے میں نظام کے خاتمے کی جدوجہد کرنا، دراصل انبیاء کرام کی سنت پر عمل پیرا ہونا ہے چنانچہ شاہ صاحب ملکوں کے نظام میں خرابی کی مختلف شکلیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''خرابی اور فساد کی دوسری شکل یہ ہے کہ پورے ملک پر شیطنیت مسلط ہو جائے اور وہاں حکمران اگرچہ ظاہری شکل وصورت میں انسانوں کی طرح ہوں لیکن ان کا حقیقی روپ درندوں کا سا ہو ان کے جسم اور ان کی روح میں سراسر شر وفساد داخل ہو چکا ہو ان سے خیر اور بھلائی کی توقع ختم ہو چکی ہو اس وقت ان کے لئے حکم یہ ہے کہ ''**فالعذاب المبطل لهم الفاك لنظامهم**'' ایک ایسا انقلاب ضروری ہے کہ جو ان حکمرانوں کو ختم کرنے والا ہو اور ان کے نظام کو توڑ دینے والا ہو'' (۴)

شاہ صاحب نے فاسد نظام کے سلسلہ میں اس اصول کو بیان کر کے اپنے زمانے اور دور کے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ محسوس کیا کہ اب نظام اس درجہ خراب ہو چکا ہے کہ اس کو توڑے بغیر صحیح نظام رائج نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس اہم اصولی تصور کو

www.rahimia.org

بیان کرتے ہیں۔

’’سالونی ماذاحکم اللہ تعالی فی ھذاالساعتہ؟قلت فک کل نظام‘‘لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے میں نے کہا’’نظام کا مکمل خاتمہ کرنا‘‘(۵)

مذکورہ اصولی تصور کی ضروری وضاحت:۔ ظالمانہ نظام کے ظلم وستم سے انسانیت کو بچانے کے لئے یہ اصول بڑی اہمیت کا حامل ہے اور معاشرے کے فساد کو ختم کرنے کے لئے بڑے دوررس نتائج اپنے اندر رکھتا ہے جس سماج میں اس قسم کا فاسد نظام رائج ہوتو وہاں کے عوام اس سنہرے اصول پر عمل کر کے نجات کی راہ تلاش کر سکتے ہیں اس اصولی تصور کی اسی اہمیت کے پیش نظر شاہ صاحب نے اس کی وضاحت اپنی مختلف کتابوں میں جابجا بیان کی ہے اور ان وجوہات پر روشنی ڈالی ہے جن کی وجہ سے یہ انتہائی اقدام اٹھانا ضروری ہوتا ہے اور اس سلسلے میں لوگوں کے ذہنوں میں جو شکوک وشبہات پیدا ہو سکتے ہیں ان کا جواب بہترین پیرایے میں بیان کیا ہے چنانچہ ایک جگہ وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

’’فان الانفس السبیعہ کثیرا مایتغلبون فی الارض فلو لم یدفعوا لضاق الحال‘‘ ’’بسااوقات درندہ صفت انسان زمین پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں پس اگر انہیں ختم نہ کیا جائے تو انسانیت کا حال انتہائی خراب ہو جائے گا‘‘(۶)

اسی طرح ایک اور جگہ مزید وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں’’فاسد نظام والے ملک وہ ہیں جن پر ایسے درندے صفت انسان حکمران ہوں کہ جنہیں اپنی حفاظت اور دفاع کی پوری طاقت وقوت حاصل ہو۔یہ ظالم وجابر حکمران جسد انسانیت کے لئے کینسر کی مانند ہیں کہ انسان اس وقت تک تندرست نہیں ہو سکتا جب تک کینسر زدہ عضو کو کاٹ نہ پھینک دیا جائے جو ڈاکٹر بھی ایسے انسان کے مزاج اور صحت کو درست کرنیکی طرف توجہ دے گا اس کے لئے ضروری

www.rahimia.org

ہوگا کہ پہلے اس کینسر زدہ عضو کو آپریشن کے ذریعے کاٹ کر الگ کر دے (تاکہ باقی جسم کی صحت کو بچایا جاسکے) اور بظاہر تھوڑی سی برائی کر گزرنا جبکہ اس کا نتیجہ بہت بڑی بھلائی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہو واجب اور ضروری ہو جاتا ہے"(۷)

مذکورہ اصولی تصور پر چند اہم سوالات کے جوابات:۔ اس تحریر کو اگر غور سے پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شاہ صاحب نے اس میں چند اہم سوالات کے واضح جوابات دیئے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

الف: کسی ملک کا نظام کب فاسد ہوتا ہے؟

جب درندہ صفت انسان کسی ملک کے حکمران بن جائیں اور نظام کی طاقت کو اپنی وحشیانہ کاروائی کی حفاظت کے لئے استعمال کرنے لگیں۔ تو اس ملک کا نظام فاسد ہو جاتا ہے

ب: غلط حکمرانوں کے تسلط سے نظام کیوں کر خراب ہو جاتا ہے؟

درندگی کا مظاہرہ کرنے والے حکمران نوع انسانی کے جسم میں کینسر کے پھوڑے کی مانند ہوتے ہیں جیسے کینسر کے پھوڑے کی تکلیف جسمانی نظام کے ذریعے پورے جسم کے رگ وریشے میں سرایت کر جاتی ہے اور یہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں جیتا جاگتا انسان لقمہ اجل نہ بن جائے۔ بالکل اسی طرح ان ظالم حکمرانوں کی وحشیانہ کاروائیاں نظام کے واسطے سے معاشرے کے ہر ہر فرد کے رگ وریشے میں اثر ونفوذ کر جاتی ہیں۔ اور خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں یہ ناسور پورے معاشرے اور سماج کو تباہ و برباد نہ کر ڈالے۔ چونکہ نظام حکمرانوں کے ظلم وستم کا آلہ کار بن جاتا ہے اس لئے اس میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

ج: کسی ملک کا نظام اگر فاسد ہو جائے تو اسکا علاج کیا ہے؟

اس کا ایک ہی علاج ہے کہ سماج کے اس کینسر زدہ حصے کو کاٹ کر الگ کر دیا جائے جو

www.rahimia.org

معاشرے کو خراب کر رہا تھا اور یوں اس رشتے اور ''نظام'' کو ختم کر دیا جائے جو فاسد اور خراب ہو چکا تھا تاکہ ملک میں بسنے والے افراد اپنے لئے ایک نیا اور بہتر نظام تشکیل دے سکیں۔

د: ''نظام'' کو توڑ دینا بظاہر ایک برائی ہے اس پر عمل کرنا کیسے درست ہوگا؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے شاہ صاحب فرماتے ہیں ''پورے معاشرے کی بھلائی کی خاطر'' بہترین نظام کی تشکیل کرنے کے لئے پرانے اور ظالمانہ نظام کو توڑنے کی ''برائی'' اختیار کرنا واجب اور ضروری ہے اگر یہ اقدام نہ اٹھایا جائے تو پوری انسانیت کے لئے یہ زیادہ برائی کا باعث ہے اور زیادہ برائی سے بچنے کے لئے چھوٹی برائی اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر جبکہ اس سے انسانیت کا فائدہ بھی بہت ہو۔

مذکورہ نظریے کی مسلمہ افادیت: ۔شاہ صاحب کی جانب سے ان ٹھوس وضاحتوں کی وجہ سے ''فک کل نظام'' کا اصولی تصور مزید نکھر کر سامنے آجاتا ہے اور اس کی اہمیت اور افادیت پورے طور پر واضح ہو جاتی ہے اور یہ بات مسلم ہو جاتی ہے کہ حقوق نہ ادا کرنے والے ظالم حکمرانوں کے خلاف جدوجہد کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں حضرت عمرؓ کا قول بھی بڑا واضح ہے فرماتے ہیں ''انــہ لاحرمه لِوالی ضیع المسلمین'' ''حقیقت یہ ہے کہ ایسے حکمران کی کوئی عزت و حرمت نہیں ہے جو مسلمانوں کو ضائع کر دے'' (یعنی ان کی تباہی و بربادی کا باعث بنے) (۸)

چنانچہ حکمرانی کا وہ نظام جو لوگوں کو تباہ و برباد کر دینے کا باعث بنے وہ عزت و احترام کا ہرگز مستحق نہیں ہے۔ اس کے خلاف جدوجہد کرنا ضروری اور واجب ہے۔

شاہ صاحب کے اس اصول کی عالم گیریت: ۔شاہ صاحب کا ''فک کل نظام'' کا اصولی تصور کسی ملک اور قوم کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر ملک اور قوم پر جب غلط قسم کے حکمران

www.rahimia.org

قابض ہو جائیں اور ان کا نظام خراب ہو جائے تو اس ملک کی بہتری اور فلاح کے لئے اس اصول پر عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب اس اصول کی عالم گیریت بیان کرتے ہوئے اپنے پروگرام کا اعلان ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''**عسی ان ینزل علیک الحق فاکا لنظام العالم** ''(مجھے بتلایا گیا ہے)'' کہ عنقریب تجھ پر ایسا حق (بہترین پروگرام) نازل ہوگا جو عالمی نظام کو توڑنے والا ہوگا'' (۹)

آج جب کہ دنیا پر عالمی سامراجی نظام مسلط ہے اس نظام نے دنیا کے چھوٹے ملکوں کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے ان کی معیشت اور سیاست پر اسی کا قبضہ ہے اور مختلف حیلوں بہانوں سے ایشیا افریقہ کے مظلوم انسانوں کا خون چوس رہا ہے اور عملی طور پر انہیں اپنا غلام بنایا ہوا ہے۔ اس کی غنڈہ گردی کا یہ عالم ہے کہ جب چاہا کسی ملک کو تباہ و برباد کرنے کے لئے چڑھ دوڑا اس طرح دنیا عالمی ظلم وستم کے ایک عذاب میں مبتلا ہے ان حالات میں شاہ صاحب کا یہ پروگرام انتہائی اہمیت اختیار کر جاتا ہے جیسا کہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ اگر ان کے اس پروگرام پر صحیح طریقہ سے عمل کیا جائے تو وہ اس پورے عالمی نظام کو توڑنے اور اسے ختم کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔

www.rahimia.org

حوالہ جات

(۱) حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۸۳ ج ۱ بحوالہ "شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک" صفحہ ۲۴ مطبوعہ لاہور

(۲) البدور البازغہ صفحہ ۲۷۱ مطبوعہ حیدر آباد

(۳) حوالہ بالا صفحہ ۱۰۱

(۴) حوالہ بالا صفحہ ۱۸۰،۱۷۹

(۵) فیوض الحرمین (عربی اردو) صفحہ ۲۶۸ مطبوعہ کراچی

(۶) حجۃ اللہ البالغہ باب المظالم صفحہ ۷۵۲ جلد دوم مطبوعہ بیروت

(۷) حوالہ بالا باب الجہاد صفحہ ۸۵۷ جلد دوم

(۸) ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء صفحہ ۲۸۷ جلد ۳ مطبوعہ کراچی

(۹) التفہیمات الالٰہیہ صفحہ ۱۴۵ جلد دوم مطبوعہ حیدر آباد

www.rahimia.org

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن کی دستیاب مطبوعات

دین کے معاشی نظام میں محنت کی قدر و قیمت	مفتی عبدالخالق آزاد
اجتماعی مسائل کا ولی اللّٰہی حل	جناب مقبول عالم (بی اے)
شعوری تقاضے	مولانا شوکت اللہ انصاری
جدوجہد اور نوجوان	شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ
اسلام کا اقتصادی نظام ایک تقابلی جائزہ	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
ولی اللّٰہی تحریک	مولانا سید محمد میاںؒ
امام شاہ عبدالعزیزؒ افکار اور خدمات	مولانا سید محمد میاںؒ
نظام کیا ہے؟	مفتی عبدالخالق آزاد
فرد اور اجتماعیت	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
عبادت وخلافت	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
حضرت مولانا محمد الیاس کا تصور دین	مفتی سعید الرحمٰن
غلبہ دین اور عبادات	چوہدری افضل حق مرحوم
ثناء خداوندی	چوہدری افضل حق مرحوم
جدوجہد آزادی کا راہنماء ادارہ	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
دینی تمدن کی تشکیل نو	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
استعماری مظالم اور ملی تقاضے	شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ
شریعت، طریقت اور سیاست	مولانا محمد الیاس دہلویؒ مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
قرآنی دعوت انقلاب	مولانا عبید اللہ سندھیؒ
دین اور حکومت	مولانا سید سلیمان ندوی
تبدیلی نظام کا ولی اللّٰہی نظریہ	مفتی عبدالخالق آزاد
آزادی	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
ولی اللّٰہی نظام فکر کی عصری اہمیت	مولانا بشیر احمد لدھیانوی
دین وحدت	مولانا سید سلیمان ندوی
ولی اللّٰہی جماعت کا انقلابی کردار اور ہماری ذمہ داریاں	مفتی عبدالخالق آزاد
آزاد قومی پالیسی کا خاکہ	مولانا سید محمد میاںؒ
عزیمت (۴)	(ادارہ)
عزیمت (۲)	(ادارہ)
مولانا سندھیؒ کا ایک اہم مکتوب	(ادارہ)
جہاد کیا ہے؟	مولانا سید سلیمان ندوی
شاہ عبدالعزیز رائے پوری اور ان کے جانشین	مفتی عبدالخالق آزاد
خانقاہ رائے پور	مفتی عبدالخالق آزاد
عزیمت (۳)	(ادارہ)
غلبہ دین اور اس کے اجتماعی تقاضے	مولانا مختار حسن
تقویٰ کیا ہے؟	مولانا عبید اللہ سندھیؒ
دین حق اور برصغیر کا سامراجی نظام تعلیم	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
ترقی کا مادی تصور	مفتی سعید الرحمٰن
عدم تشدد کی حکمت عملی (اسوۂ حسنہ کا ایک مطالعہ)	مفتی سعید الرحمٰن
عزیمت (۵)	(ادارہ)
تبدیلی نظام کیوں اور کیسے	مفتی عبدالخالق آزاد
ولی اللّٰہی فکر کا تاریخی تسلسل	مولانا عبید اللہ سندھیؒ
اسلام اور گروہیت	مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ
سماجی تبدیلی کی حکمت عملی	مفتی سعید الرحمٰن

www.rahimia.org

پوسٹ بکس نمبر 938 پوسٹ آفس گلگشت ملتان